جمعہ 20 اگست 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 20 اگست 2004ء 3 رجب 1425 ہجری - 20 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 186

تین اعمال

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین اعمال کے۔ صدقہ جاریہ۔ ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور نیک اولاد جو میت کیلئے دعا کرے

(صحیح مسلم کتاب الوصیہ باب مایلحق الانسان من الثواب حدیث نمبر:3084)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے لئے ایک زمین تلاش کی جاوے جو قبرستان ہو- یادگار ہو اور عبرت کا مقام ہو- قبروں پر جانے کی ابتداءً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کی تھی- جب بت پرستی کا زور تھا- آخر میں اجازت دے دی- مگر عام قبروں پر جاکر کیا اثر ہوگا جن کو جانتے ہی نہیں' لیکن جو دوست ہیں اور پارسا طبع ہیں ان کی قبریں دیکھ کر دل نرم ہوتا ہے- اس لئے اس قبرستان میں ہمارا ہر دوست جو فوت ہو اس کی قبر ہو- میرے دل میں خدا تعالیٰ نے پختہ طور پر ڈال دیا ہے کہ ایسا ہی ہو- جو خارجاً مخلص ہو اور وہ فوت ہو جاوے اور اس کا ارادہ ہو کہ اس قبرستان میں دفن ہو- وہ صندوق میں دفن کر کے یہاں لایا جاوے- اس جماعت کو بہ ہیئت مجموعی دیکھنا مفید ہو گا- اس کے لئے اول کوئی زمین لینی چاہئے اور میں چاہتا ہوں کہ باغ کے قریب ہو-

فرمایا: عجیب موثر نظارہ ہوگا جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک جماعت ہی نظر آئے گی- یہ بہت ہی خوب ہے- جو پسند کریں وہ پہلے سے بندوبست کر سکتے ہیں کہ یہاں دفن ہوں- جو لوگ صالح معلوم ہوں ان کی قبریں دور نہ ہوں- ریل نے آسانی کا سامان کر دیا ہے(-) صلحاء کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے' کہ مرض الموت میں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہلا بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جو جگہ ہے انہیں دی جاوے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (-) وہ جگہ ان کو دیدی تو فرمایا: (-) اس کے بعد اب مجھے کوئی غم نہیں- جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں- مجاورت بھی خوشحالی کا موجب ہوتی ہے- میں اس کو پسند کرتا ہوں- اور یہ بدعت نہیں کہ قبروں پر کتبے لگائے جاویں- اس سے عبرت ہوتی ہے اور ہر کتبہ جماعت کی تاریخ ہوتی ہے- ہماری نصیحت یہ ہے کہ ایک طرح سے ہر شخص گور کے کنارے ہے کسی کو موت کی اطلاع مل گئی اور کسی کو اچانک آ جاتی ہے یہ گھر ہے بے بنیاد- بہت سے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے گھر بالکل ویران ہو جاتے ہیں- ایسے واقعات کو انسان دیکھتا ہے- جب تک مٹی ڈالتا ہے دل نرم ہوتا ہے- پھر دل سخت ہو جاتا ہے یہ بدقسمتی ہے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 586)

دسویں سالانہ صنعتی نمائش

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

☼ شعبہ صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام دسویں سالانہ صنعتی نمائش مورخہ 14 تا 16۔ اگست 2004ء کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں 34۔ اضلاع کی طرف سے 14 ہزار سے زائد اشیاء پیش کی گئیں اور 305 خدام شامل ہوئے۔ اس نمائش کا افتتاح مورخہ 14۔ اگست کو صبح 8:30 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے کیا۔ پاکستان کے چاروں صوبوں اور دور دراز کے اضلاع سے خدام اپنی محنت اور قابلیت کے جوہر منوانے کیلئے مختلف النوع اشیاء لے کر جوش وخروش سے اس نمائش میں شریک ہوئے۔ ربوہ کے شائقین نے بھی نمائش میں گہری دلچسپی لی۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً 9 ہزار مرد حضرات اور خواتین لطف اندوز ہوئیں۔ نمائش میں رکھی گئی اشیاء میں کمپیوٹر کے مختلف سافٹ ویئرز، ڈیٹا بیس پروگرام، ربوہ کے بعض اہم مقامات اور بیوت الذکر کے ماڈلز، سکیورٹی الارم سسٹم، الیکٹرونکس کی نت نئی ایجادیں دستکاری، اور متعدد دلچسپ اور عجیب اشیاء سجائی گئی تھیں۔

صنعتی نمائش کی اختتامی تقریب مورخہ 16۔ اگست کو رات 9:00 بجے مجلس انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید

باقی صفحہ 7 پر

نیلامی سامان

☼ دفتر نظارت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان جیسے ہے کی بنیاد پر بذریعہ نیلامی مورخہ 23۔ اگست 2004ء بوقت 8:00 بجے صبح فروخت کیا جائے گا۔ دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔ ائیر کولر، ٹیپ ریکارڈر، ائیر کنڈیشنر، ٹی وی سیٹ دیگر متفرق سامان، پیڈسٹل فین، سیلنگ فین، واٹر کولر، الماریاں اور کرسیاں وغیرہ۔

امسال جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والے دو نئے ممالک کا تعارف

سینٹ کٹس اینڈ نیوس۔ مارٹینق

سینٹ کٹس اینڈ نیوس

سرکاری نام: فیڈریشن آف سینٹ کٹس و نیوس (Fedration of Saint Kitts and Neveis)

پرانا نام: سینٹ کرسٹوفر اینڈ نیوس

محل وقوع: ویسٹ انڈیز

حدود اربعہ: اس کے مشرق میں انٹی گوا اور شمال میں سینٹ اسٹیلن واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال: مشرقی بحیرہ کریبین میں واقع لیوارڈ آئی لینڈ گروپ میں شامل سینٹ کٹس اور نیوس ایک دوسرے سے 3 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ ان کے ایک جانب بحیرہ اوقیانوس ہے۔ سینٹ کٹس کا رقبہ 67 مربع میل اور نیوس کا رقبہ 35 مربع میل ہے۔ بلند پہاڑوں کا سلسلہ سینٹ کٹس جزیرے میں سے گزرتا ہے۔ جزیروں پر سرسبز جنگلات اور وادیوں کی بہتات ہے۔ جزیرہ سرسبز پھولوں اور خوبصورت مناظر سے بھرپور ہے۔ ساحل کی لمبائی 135 کلومیٹر (84 میل) ہے۔

رقبہ: 267 مربع کلومیٹر

آبادی: 45 ہزار نفوس (1999ء)

دارالحکومت: باستیر Basseterre (20 ہزار)

بلند ترین مقام: ماؤنٹ لیاموئیگا Liamuiga (1315 میٹر)

بڑے شہر: چارلس ٹاؤن، سینڈی پوائنٹ ٹاؤن، اولڈ روڈ ٹاؤن، مینشن، سینٹ پالز، نیو کاسل، کاٹن گراؤنڈ، زیون ہے۔

سرکاری زبان: انگریزی (پٹوئس Patois)

مذاہب: پروٹسٹنٹ 76 فیصد

اہم نسلی گروپ: کیرب حبشی 95 فیصد۔ یورپی 5 فیصد

یوم آزادی: 19 ستمبر 1983ء

رکنیت اقوام متحدہ: 23 ستمبر 1983ء

کرنسی یونٹ: ایسٹ کریبین ڈالر=100 سینٹ (ایسٹ کریبین سنٹرل بینک)

انتظامی تقسیم: 2 جزیرے

موسم: مرطوب ہوتا ہے۔ سالانہ درجہ حرارت 80 فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط 1375 ملی میٹر ہے۔

اہم زرعی پیداوار: گنا۔ کپاس۔ مونگ پھلی۔ پھل۔ سبزیاں۔ چاول۔ آلو

اہم صنعتیں: سیاحت، چینی، کپاس، راب، مونگ پھلی اور پھلوں کی پیکنگ، مشروبات، نمک

اہم معدنیات: نمک سب سے بڑی معدنی پیداوار ہے۔

مواصلات: باستیر میں بین الاقوامی ہوائی اڈہ ہے۔ باستیر اور چارلس ٹاؤن 2 بندرگاہیں ہیں (گولڈن روک انٹرنیشنل ایئرپورٹ)

تاریخی پس منظر

سینٹ کٹس کو پہلے پہل قبائلی لیاموئیگا کے نام سے پکارتے تھے۔ اسے 1493ء میں کرسٹوفر کولمبس نے دریافت کیا اور اپنے نام کی مناسبت سے اسے سینٹ کرسٹوفر کا نام دیا۔ 1623ء میں برطانوی انگریز سر ٹامس وارنر نے غرب الہند میں اسے پہلی برطانوی نوآبادی کی حیثیت سے آباد کیا۔ 1625ء میں فرانسیسی یہاں آئے۔ 1713ء تک برطانیہ اور فرانس جزیرے پر قبضہ کرنے کے لئے باہم لڑتے رہے۔

1783ء میں معاہدہ پیرس کے تحت جزیرے کو برطانیہ نے حاصل کر لیا۔ 1871ء میں سینٹ کٹس نیوس کو انجیلا کے ساتھ برطانوی ماتحت علاقہ قرار دیا گیا۔ 1871ء سے 1956ء تک یہ لیوارڈ آئی لینڈ کا حصہ رہا۔ 1958ء سے 1962ء تک یہ فیڈریشن آف ویسٹ انڈیز کا حصہ رہا۔ 27 فروری 1967ء کو اسے داخلی خودمختاری دے دی گئی۔ 1971ء میں انجیلا کو سینٹ کٹس سے علیحدہ کر کے براہ راست برطانوی سلطنت میں ضم کر لیا گیا۔ 19 ستمبر 1983ء کو برطانیہ نے اسے مکمل آزادی دے دی۔

19 ستمبر 1983ء کو ہی ریاست کا آئین نافذ ہوا کینیڈی الفانس سمنڈز (Kennedy Alphonse Symonds) ملک کے پہلے وزیراعظم مقرر ہوئے۔ 21 جون 1984ء کے انتخابات میں کینیڈی دوبارہ وزیراعظم بنے۔

1990ء میں نیوس کے وزیراعلیٰ نے اعلان کیا کہ وہ 1992ء تک سینٹ کٹس سے اپنی فیڈریشن کا خاتمہ کر دیں گے۔ لیکن 3 جون 1992ء کو مقامی انتخابات نے فیڈریشن کو قائم رکھا۔ 3 جولائی 1995ء کو ڈینزل لیوی لائن ڈگلس (Denzil Douglas) نے وزارت عظمیٰ سنبھالی۔

1996ء میں سر کوتھبارٹ سباسچین ریاست کے گورنر جنرل بنے۔ اگست 1998ء کے ریفرنڈم میں نیوس کے 62 فیصد ووٹروں نے سینٹ کٹس سے علیحدگی کے لئے ووٹ دیا لیکن دو تہائی اکثریت نہ ہونے کی وجہ سے فیڈریشن کا خاتمہ ممکن نہ ہو سکا۔

مارچ 2000ء کے انتخابات میں لیبر پارٹی نے 11 نشستیں حاصل کیں جبکہ ''پیپلز ایکشن موومنٹ'' (PAN) ایک نشست بھی حاصل نہ کر سکی۔

حکومت

سینٹ کٹس و نیوس ایک آئینی بادشاہت ہے۔ برطانیہ کی ملکہ ریاست کی سربراہ اعلیٰ اور ہیڈ آف سٹیٹ ہے۔ اس کی نمائندگی گورنر جنرل کرتا ہے۔ حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہے جسے قومی اسمبلی منتخب کرتی ہے۔

''پیپلز ایکشن موومنٹ'' (PAM)، ''نیوس ریفارمیشن پارٹی'' (NRP) اور ''سوشل لیبر پارٹی'' (SLP) بڑی سیاسی جماعتیں ہیں۔

مارٹینق (Martinique)

محل وقوع: ویسٹ انڈیز (مشرقی بحیرہ کریبین)

جغرافیہ: مارٹینق ویسٹ انڈیز میں واقع فرانس کا ماتحت جزیرہ ہے۔ یہ جنوبی امریکہ کے شمال مغربی ساحل کی جانب واقع ہے۔ یہ ونڈ ورڈ آئی لینڈ گروپ میں شامل ہے اور آتش فشانی جزائر پر مشتمل ہے۔

رقبہ: 1102 مربع کلومیٹر

آبادی: 3 لاکھ 65 ہزار نفوس (2000ء)

دارالحکومت: فورٹ ڈی فرانس Fort-De-France (آبادی ایک لاکھ 5 ہزار)

سرکاری زبان: فرانسیسی (کریول)

مذہب: عیسائیت

مختصر تاریخ

مارٹینق کو 1502ء میں کرسٹوفر کولمبس نے دریافت کیا۔ کولمبس نے اس پر ہسپانوی ملکیت ظاہر کی لیکن فرانسیسی مارٹینق پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ 1635ء سے 1674ء تک یہ جزیرہ پرائیویٹ فرنچ کمپنی کی ملکیت رہا جس نے امریکہ کے علاقے میں آبادکاری کا آغاز کیا تھا۔ 1674ء میں فرنچ حکومت نے یہ جزیرہ خرید لیا۔

فرانس اور برطانیہ کے مابین متعدد نوآبادیاتی جنگوں کے دوران برطانیہ مارٹینق پر قابض رہا۔ یہ جزیرہ نپولین کی بیوی جوزفائن کی جائے پیدائش ہے۔ 1902ء میں آتش فشاں Mount Pelee پھٹنے سے جزیرے کا بڑا شہر سینٹ پائرے تباہ ہو گیا۔ 1946ء میں مارٹینق فرانس کا سمندر پار علاقہ بن گیا۔ 1974ء میں یہ فرانس کا انتظامی علاقہ بھی بن گیا۔ اس وقت فرانس کا ماتحت علاقہ ہے۔

(بشکریہ۔ انسائیکلو پیڈیا اقوام عالم)

> ✿ پودا لگانا پھر آب پاشی کرنا اور اس کی خبر گیری رکھنا اور ثمر دار درخت ہونے تک محفوظ رکھنا ایک بڑا احسان ہے۔
> (حضرت مسیح موعود)

حضور انور کے خطابات

برموقع جلسہ سالانہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ مورخہ 20 تا 22 اگست 2004ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ اور دو خطابات ارشاد فرمائیں گے جو احمدیہ ٹیلی ویژن براہ راست نشر کرے گا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

مورخہ 20 اگست

5:00 بجے سہ پہر۔ خطبہ جمعہ

مورخہ 21 اگست

3:00 بجے سہ پہر۔ مستورات سے خطاب

مورخہ 22 اگست

7:20 بجے شام اختتامی خطاب

بیوت الحمد منصوبہ میں

مالی قربانی

✿ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بے گھر اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مدبیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

گلشن احمد نرسری کی سہولیات

✿ پھل دار پودوں کی تازہ ورائٹی کینو، لیموں، چائنہ لیموں، آسٹریلین فروٹر، میٹھا، شکری مالٹا اور مسمی دستیاب ہیں۔ ڈیکوریشن انڈور اور آؤٹ ڈور خوبصورت پودے پاٹ کی خوبصورت ورائٹی، پلاسٹک کے گملا جات خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ پودوں کیلئے کھاد اور متعلقہ سامان رنبہ، کسی وغیرہ خریدنے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ سپرے کروانے، پودوں کی کٹائی اور گھاس کٹائی کروانے کیلئے اپنا آرڈر درج کروائیں۔

رابطہ: فون 213306 فیکس: 215206

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب .... ترجمہ: محمد زکریا ورک صاحب

تاریخ اسلام کے پانچ ادوار

میں آج کے مضمون میں مذہب اسلام کی سیاسی تاریخ بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ نیز یہ بتاؤں گا کہ کس طرح یہ عظیم الشان مذہب جس کا پرچار آنحضور ﷺ نے کیا تھا وہ عرب کے ملک کی جغرافیائی حدود سے نکل کر دنیا کے دور دور کونوں تک پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ میں موجودہ مسلم ممالک کی سیاسی تاریخ کا خاکہ بھی پیش کروں گا۔

تاریخ اسلام کو آسانی کے ساتھ پانچ ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(1)...... پہلے دور کو عرب دور کا نام دیا جاسکتا ہے یہ عرصہ پہلے چار خلفاء راشدین، دمشق کے امیہ خلفاء اور بغداد کے عباسی خلفاء پر مشتمل ہے۔ یہ عرصہ 632ء سے شروع ہو کر 950ء پر ختم ہوتا ہے یعنی تقریباً تین سو سال کا عرصہ۔ اس دور میں اسلام کی مرکزیت قائم و دائم رہی کیونکہ اس وقت خلیفہ نہ صرف مذہبی بلکہ سیاسی لیڈر بھی ہوتا تھا۔ اس کے بعد سو سالہ دور شروع ہوا جب اسلام مختلف ریاستوں میں بٹ گیا اور خلیفہ وقت کی سیاسی طاقت قریب قریب معدوم ہو گئی اور یوں لگتا تھا کہ اسلام کی سیاسی طاقت ہمیشہ کیلئے نابود ہو جائے گی۔

(2)...... 1050ء کے قریب ایک نئی قوم ابھر کر دنیا کی بساط پر آئی جس کا نام سلجوق تھا۔ انہوں نے مذہب اسلام کو سینے سے لگایا اور مرکزیت دوبارہ قائم ہو گئی۔ خلیفہ بغداد اب تمام مسلمانوں کا مذہبی لیڈر تھا جبکہ سیاسی طاقت ایسے علماء کے ہاتھوں میں تھی جو ترکش نژاد تھے۔

(3)...... تیسرا دور (تیرھویں صدی) میں شروع ہوتا ہے جب منگولوں نے اسلامی ممالک پر حملے کئے، بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی اور خلافت کی شمع ماند پڑ گئی۔ مگر قسمت کا کھیل دیکھئے کہ پچاس برس بعد منگول خود مسلمان ہو گئے۔ یہ عرصہ بشمول تیمور لنگ کے عرصہ کے 1500ء تک پھیلا ہوا ہے۔

(4)...... 1500ء کے بعد ہم چوتھے دور میں داخل ہوتے ہیں جب صفوی خاندان ایران میں، عثمانی خاندان ترکی میں اور مغل خاندان ہندوستان میں حکومت کر رہا تھا۔

(5)...... بالآخر پانچواں دور جو 1700ء سے شروع ہو کر ہمیں موجودہ زمانے تک لے آتا ہے جب یورپی اقوام نے تاریخ اسلام میں بہت ہی گھٹیا اور گھناؤنا کردار ادا کرنا شروع کیا۔

اگر علم تاریخ سے ہمیں کوئی سبق حاصل ہوتا ہے۔ تو پھر میں صرف ایک سبق تاریخ اسلام سے حاصل کر سکا ہوں اور وہ یہ کہ مذہب اسلام نے اس وقت سب سے زیادہ فتوحات حاصل کیں جب اس کے تمام دنیوی ہتھیار اور طاقت سب سے زیادہ کمزور تھی۔

(1) عرب دور

فخر موجودات ﷺ کی 632ء میں وفات کے موقعہ پر جزیرہ عرب عملی طور پر مذہب اسلام قبول کر چکا تھا۔ آپ کے بعد منتخب شدہ خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دور خلافت میں عرب کا ملک مستحکم ہو گیا۔ مگر مذہب اسلام نے اس ملک سے باہر فتوحات آپ ﷺ کے دوسرے جانشین حضرت عمر فاروق ؓ کے دور خلافت میں حاصل کیں۔ بازنطینی حکومت مغرب میں اور ایرانی حکومت مشرق میں دونوں عرب کے ملک کو اپنے زیر تسلط تصور کرتی تھیں۔ چنانچہ اسلام کے ابھرتے ہوئے اثر کو انہوں نے بغاوت تصور کرتے ہوئے جلدی سے عرب پر چڑھائی کرنے کا سوچا تا عربوں کو نشانہ بنایا جاسکے۔ بعض لڑائیوں میں مٹھی بھر مسلمانوں نے اپنے سے دس گنا زیادہ دشمن کا میدان جنگ میں سامنا کیا مگر مذہب کے آگے ہر چیز سر تسلیم خم کر گئی۔ 635ء میں دمشق نے گھٹنے ٹیک دیئے یرموک نے 636ء میں اور اس کے ساتھ ہی شام فتح ہو گیا۔ ایرانی افواج کو 637ء میں قادسیہ کے مقام پر شکست فاش ہوئی اور مصر کا ملک 640ء میں فتح ہو گیا۔

حضرت عمر فاروق ؓ کا دور خلافت بہت ہی تاریخ ساز دور تھا نہ صرف جنگی فتوحات کی بناء پر بلکہ اس لئے بھی تاریخ عالم میں سب سے پہلے اس اصول کو تسلیم کیا گیا کہ حکومت ریاست کے اندر رہنے والے تمام شہریوں کی خوشحالی کی بلاتفریق ذمہ دار ہے۔ آپ ؓ نے جس بے مثال فقرہ سے اپنی خلافت کا آغاز کیا وہ یہ ہے: خدا کی قسم تم میں سے جو سب سے زیادہ کمزور ہے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ طاقتور ہے کیونکہ میں اس کے حقوق بحال کروں گا اور ایسا شخص جو طاقتور ہے میں اس کو کمزور جان کر بلوں گا تاوقتیکہ وہ تمام قوانین کی پابندی نہ کرے۔

حضرت عمر فاروق ؓ کے بعد حضرت عثمان غنی ؓ کا دور خلافت شروع ہوا۔ اور ان کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ؓ کا اور حضرت علی ؓ کے بعد خلیفہ کے انتخاب کا طریق ختم ہو گیا۔ معاویہ ؓ جو حضرت علی ؓ کے بعد خلافت کی کرسی پر 661ء میں متمکن ہوئے انہوں نے خلافت کو موروثی بنا دیا اور یوں امیہ خلافت کا دور شروع ہوا۔

حضرت معاویہ ؓ کے فرزند یزید کے دور حکومت میں 680ء میں کربلا (عراق) کی مشہور جنگ ہوئی۔ حضرت علی ؓ کے فرزند ارجمند حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایسے خلیفہ کی اطاعت سے انکار کر دیا جس کا انتخاب شوریٰ کے ذریعہ نہ ہوا ہو۔ چنانچہ آپ کو کربلا کے میدان میں شہید کر دیا گیا۔

امیہ خلافت کے جملہ خلفاء کے ادوار میں اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کا دور سب سے زیادہ پُرشوکت تھا۔ آپ کے دور خلافت میں مٹھی بھر مسلمان طارق بن زیاد کی قیادت میں سپین میں داخل ہوئے اور چند ہی سالوں میں انہوں نے ناقابل تسخیر طاقت سے تمام ملک کو زیرنگوں کر لیا اور اگلے پانچ سو سال تک سپین کا اکثر حصہ اسلامی ملک کے طور پر قائم رہا۔

اس عرصہ میں محمد بن قاسم نے ہندوستان (712ء) پر حملہ کیا اور سندھ اور ملتان کو فتح کر لیا۔ اموی خلفاء کی سیاسی طاقت 750ء میں ختم ہو گئی اور عباسی دور حکومت شروع ہوا جو اگرچہ سنی مسلمان تھے مگر انہوں نے خراسانی شیعوں کی مدد سے سیاسی غلبہ حاصل کر لیا۔ انہوں نے اپنی حکومت کا دارالخلافہ دمشق سے بغداد منتقل کر دیا۔ عباسی خلافت کے ادوار میں سے بلاشبہ خلیفہ ہارون الرشید کا دور حکومت آب و تاب والا تھا وہ مشہور زمانہ الف لیلہ و لیلہ کہانیوں کا ہیرو بھی تھا۔ اس کے صاحبزادے مامون الرشید کے دور حکومت میں اسلامی ممالک کی خوشحالی عروج پر تھی جو اس سے پہلے (تاریخ عالم میں) کبھی ممکن نہ ہوئی تھی۔

ہارون الرشید کی وفات کے ایک سو سال بعد عباسی خلفاء کی طاقت میں انحطاط آنا شروع ہو گیا۔ خراسان کے علاقہ میں سامانید حکومت قائم ہو گئی، فارس میں بویہ حکومت، مصر میں فاطمی حکومت اور عرب میں کارمیتھین، فاطمی حکومت کے علاوہ ان تمام حکومتوں نے بغداد کے خلیفہ کو برائے نام تسلیم کیا مگر اسلامی امت اس قدر خلفشار کا شکار ہو چکی تھی کہ لگتا تھا کہ سیاسی طور پر تباہی اب اس کا مقدر بن چکی ہے۔

(2) سلجوق حکمرانوں کا دور

تاریخ کے اس دور میں جب اسلامی سلطنت کی سیاسی طاقت عدم ہو چکی تھی ایک نئی قوم نے اسلام قبول کر لیا۔ یعنی ترکی کی سلجوق قوم مسلمان ہو گئی۔ انہوں نے مسلمان فاتحین کی ایک ایسی نسل کو جنم دیا جن کی وجہ سے صلیبی اقوام کو شکست کا سامنا کرنا پڑا جو اسلامی ممالک کو فتح کرنے کے عزم سے آئے تھے۔ سب سے پہلا سلجوق حکمران طغرل بیگ تھا جس کی وفات 1063ء میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ کے روشن دماغ بیٹے الپ ارسلان نے عنان اقتدار سنبھالا۔ یہ دور حکومت بے مثال خوشحالی، آسودگی اور مطلق العنانی کا تھا۔ اس دور میں سب سے عظیم مسلمان حکمران نے جنم لیا یعنی نظام الملک، عباسی خلفاء ابھی تک بغداد پر حکمران تھے مگر انہوں نے تمام دنیوی اقتدار سلجوق سلطانوں کو سونپ دیا تھا۔ سلجوق سلطنت افغانستان سے شروع ہو کر عرب ﷺ کے جزیرہ نما تک پھیلی ہوئی تھی۔ مصر اور سپین کے علاوہ تمام مسلم امہ ایک جھنڈے تلے متحد تھی۔ اس دور کے بعد پھر یہ امت کبھی بھی یوں متحد نہ ہو سکی۔

الپ ارسلان کے بعد اس کے بیٹے ملک شاہ نے عنان اقتدار سنبھالا۔ اس کا دور حکومت ریاضی اور دوسرے سائنسی علوم میں اور ہیجنل ریسرچ کیلئے عروج پر تھا۔ 1074ء میں ایک رصدگاہ تعمیر کی گئی جہاں شہرہ آفاق سائنسدان عمر خیام ریسرچ کا کام کرتا تھا۔ جلالی کیلنڈر اس دور میں وضع کیا گیا جو ماڈرن سکالرز کی نظر میں گریگورین کیلنڈر سے کئی گنا زیادہ ٹھیک ہے۔ بغداد شہر میں نظامیہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ اس یونیورسٹی کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں مشہور زمانہ عالم امام الغزالی ؒ تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

بارھویں صدی کے آخر پر سلجوق طاقت زوال پذیر ہو گئی۔ مگر زوال کے دور میں بھی اس میں اتنا دم تھا کہ صلیبیوں کو شکست دے سکے۔

صلاح الدین ایوبی 1175ء کے قریب ہو گزرا۔ عجیب بات ہے کہ صلیبیوں کے بارہ میں عیسائی ممالک میں رجحان اور طرح کا تھا بہ نسبت اسلامی ممالک کے۔ مغربی ممالک میں صلیبی جنگوں کو مذہبی رنگ دیا گیا اور یورپ کی تمام مسلح فوجی طاقت ان کے پیچھے نبرد آزما تھی مگر اسلامی ممالک میں ان کو مقامی غارت گری سمجھا گیا جن سے علاقائی صوبوں کے گورنر اچھے طریق سے نپٹ سکتے تھے۔

1171ء میں حطین کی فیصلہ کن جنگ کے بعد جب سلطان صلاح الدین نے کئی ایک یورپی جنگی قیدی اور مال اسباب بغداد کے خلیفہ کو مال غنیمت کے طور پر بھیجے ان میں برونز آئرن کی بنی ہوئی لکڑی میں کھدی ایک صلیب بھی شامل تھی جس کو پورے احترام کے ساتھ بغداد کے قریب زیر زمین کر دیا گیا۔ سلجوق حکومت کے آخری دور میں اسماعیلی فرقہ (جن کو انگلش میں assassins کا نام دیا جاتا ہے) نے مسلم ممالک میں طاقت حاصل کر لی۔ اگرچہ ان کی سیاسی طاقت صرف چند قلعوں تک محدود تھی مگر ان کی اصل طاقت مسلمان لیڈروں کو قتل کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ تھی۔

تیرھویں صدی کے شروع ہونے تک سلجوق سلطنت روبہ زوال ہو چکی تھی۔ کوئی اور سلسلہ سلاطین شاید ان کی جگہ لے لیتا مگر 1220ء کے قریب تاریخ عالم میں ایک زبردست واقعہ رونما ہوا۔

(3) منگول قوم کا دور

چنگیز خان کی قیادت میں سینٹرل ایشیا کے بادیہ گرد منگول قبائل نے یورپ اور ایشیا میں تہذیب یافتہ دنیا کو زیرنگوں کر لیا۔ مٹی کے تودے کی مانند ان اقوام نے ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔ 1260ء کے لگ بھگ یوں لگتا تھا کہ اسلام کی سیاسی طاقت ہمیشہ کیلئے ناپید ہو گئی ہے۔ بغداد کو ملیامیٹ کر دیا گیا تھا اسلامی ممالک

میں خلافت کالعدم ہو چکی تھی۔ پارس، عراق اور سینٹرل ایشیا کے ممالک تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ مگر ایک بار پھر ایک معجزہ رونما ہوا۔ مفتوح قوم کے مذہب نے فاتح قوم کو فتح کر لیا۔

منگول قوم کیسے ابھر کر دنیا پر یوں چھا گئی؟ اس کا تجزیہ ابھی تک کوئی نہیں کر سکا۔ ان کی تباہ کن بربادی، ان کی ہیبت زدہ خونخواری، ان کی شدید سفاکی، ان کا ناقابل مزاحمت کم وقتی تشدد، منگول قوم کی یہ کہانی فطرت کی لائی ہوئی بربادی محسوس ہوتی ہے نہ کہ انسانی تاریخ کا کوئی عجیب و غریب واقعہ۔ انہوں نے 1220ء کے لگ بھگ اسلامی اور یورپی ممالک پر حملہ کیا۔ یورپ میں انہوں نے ماسکو، روستو Rostov کی ایو Kiev اور کراکو Cracow کے شہروں کو تہس نہس کر دیا۔ دوسری بار انہوں نے ہلاکو خاں کی قیادت میں 1258ء میں اسلامی خلافت اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ محض تباہ برباد کرنے اور ہلاک کرنے کی غرض سے آتے تھے۔ ایک ایک کر کے تمام اسلامی ممالک نے ان کے شدید حملوں کی وجہ سے ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ اگر انہوں نے ہتھیار ڈالنے والے کسی شہر کے مکینوں کو تہ تیغ نہ کیا تو اس کا واحد مقصد ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا یا ان کو ان کے ہم وطنوں کے خلاف سپرو آزما کرنا تھا۔ درجنوں آفت زدہ قیدی ہراول دستوں کے ساتھ بھیج دیئے جاتے جو فاتحین کے خیمے گاڑتے، یا فصیلوں کے اندر شگافوں یا پانی بھری خندقوں اور مورچوں کو ان کی لاشوں سے بھر دیا جاتا، پھر بھی اگر کوئی موت کے منہ سے بچ جاتا تو ان کو تہ تیغ کر دیا جاتا۔ تازہ فتوحات سے آنے والے قیدیوں کیلئے جگہ بن سکے۔

منگولوں کی اس سفاکی کا مقصد جس قوم پر انہوں نے اس کے بعد حملہ کرنا ہوتا تھا ان میں خوف و ہراس پیدا کرنا ہوتا تھا جبکہ وہ اپنے پیچھے راکھ میں جلتے کھنڈر اور منہدم مکانات چھوڑ جاتے۔ ان کی اس تباہی کی داستان مندرجہ ذیل حوالہ سے لگائی جا سکتی ہے جو ابن الاثیر نے 1230ء کے قریب زیب قرطاس کیا تھا:۔

میرے سننے میں آیا ہے کہ ایک منگول نے کسی شخص کو قیدی بنا لیا مگر اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا جس سے وہ اس کو ہلاک کر سکتا۔ اس نے قیدی سے کہا: اپنا سر زمین پر رکھ دو اور حرکت مت کرنا چنانچہ قیدی نے حکم کی تعمیل کی۔ وہ تاتاری گیا اور اپنی تلوار لے کر واپس لوٹا اور قیدی کو راہی ملک عدم کر دیا۔

یہ لوگ کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتے تھے مگر ان کی اسلامی تہذیب کی تباہی و بربادی نے روم کے پاپائے اعظم کی نظر میں ان کو اتنا گرویدہ بنا دیا تھا کہ تقدس مآب نے اس بات میں مسرت محسوس کی کہ وہ اگتائی خان Ogtai Khan اور دوسروں کو تہنیتی خطوط اپنے دستخطوں کے ساتھ بھجوائے۔ یورپ کو ان کی نمک تعلق کا اس وقت احساس ہوا جب انہوں نے عیسائی ممالک کو اتنی ہی غیر جنبہ داری سے پیوند خاک کرنا شروع کر دیا۔

بغداد کی تباہی بہ حیثیت اسلام کے دارالخلافہ کے مکمل تھی۔ خلیفہ کے قتل نے بظاہر یک جہتی کو سخت ٹھیس پہنچایا جو اسلامی ممالک میں قائم تھی۔ بغداد کی بربادی میں ایک ہفتہ لگا اس دوران اسی ہزار بے گناہ افراد کو موت کی گھاٹ اتار دیا گیا۔ شہروں کو جو نقصان یوں پہنچا اس کے بعد وہ پہلے جتنی ترقی نہ کر سکے اور ان کی بربادی کی داستان نہ صرف ناقابل بیان بلکہ وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتی۔ نہ صرف یہ کہ ہزاروں بیش قیمت کتب نذر آتش کر دی گئیں بلکہ سکالرشپ کی روایت اور استعداد علمی کو بھی ختم کر دیا گیا۔ اس کے باوجود وہ مذہب اسلام کو فنا نہ کر سکے بلکہ خود اس کا نشانہ بن گئے۔ 1275ء میں منگول حکمرانوں نے اسلام قبول کر لیا اس کے بعد یہی منگول اسلام کے سب سے بڑے حامی و مددگار بن گئے۔

اگلے دو سو سالوں کی سیاسی تاریخ فی الحقیقت 1350ء تک ایران میں مسلمان منگول شہزادوں کی داستان ہے۔ جبکہ اس دوران عثمانی ترک ترکی میں حکومت پر براجمان تھے اور مصر سلطان صلاح الدین کی نسل کے زیر نگین تھا۔ 1350ء کے بعد سینٹرل ایشیا میں ایک اور فاتح افق عالم پر نمودار ہوا جس کا نام تیمور لنگ تھا۔ اگرچہ وہ مسلمان تھا مگر اس کا ارادہ ماسوا دنیا کو فتح کرنے اور دنیا پر فرمانروائی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس نے ایران، بھارت، افغانستان اور روس کے کچھ حصوں کو روند ڈالا اور چین کے کچھ حصوں کو جس طرح چنگیز خاں نے اس سے پہلے کیا تھا۔ اس کی سب سے زیادہ قابل ذکر فتح ترکی کے سلطان بایزید اول پر تھی۔ 1402ء میں وقوع پذیر ہوئی۔ اس واقعہ سے عثمانی ترکوں کی یلغار کچھ عرصہ کیلئے رک گئی۔ مگر اس کا سیاسی اثر ان پر سریع الزوال تھا۔ تیمور لنگ کے جانشینوں نے سینٹرل ایشیا پر اور ایران پر ایک سو سال سے زیادہ عرصہ تک حکومت کی جب ان کی جگہ صفوی خاندان نے لے لی۔

یہاں یہ بات بے جا نہ ہوگی کہ ہم ایک لحہ کیلئے وقفہ کریں اور اس تاریک دور میں اسلام کی مذہبی سوچ پر طائرانہ نظر ڈالیں۔ اس دور میں بعض بہت بڑے صوفیائے کرام ہو گزرے۔ ان میں سب سے پہلے (قونیہ، ترکی کے رہنے والے) شاہ شمس تبریزؒ تھے آپ کے شاگرد رشید مولانا جلال الدین رومیؒ (وفات 1273ء) نے 1260ء کے لگ بھگ (چوبیس ہزار اشعار پر مشتمل) مثنوی روم زیب قرطاس کی۔ تیرھویں صدی میں صوفی ازم بام عروج پر تھا۔ قرون وسطٰی کے اسلام میں صوفی تحریک کا سب سے عظیم نام محی الدین ابن العربی، جو سپین کے باشندے تھے انہوں نے دمشق کو اپنا وطن مالوف بنا لیا اور وہیں 1240ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ادبی میدان میں فارسی کے شعراء شیخ سعدی اور حافظ اسی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

(4) صفوی اور عثمانی ترکوں کا دور

اب ہم تاریخ اسلام کے چوتھے دور سے آغاز کرتے ہیں جو 1500ء کے لگ بھگ شروع ہوتا ہے۔ جب شاہ اسمٰعیل صفوی نے زمام اقتدار سنبھالا اور شیعہ سلسلہ سلاطین ایران میں شروع ہوا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایران میں شیعہ خاندان شاہی کے لوگ اقتدار میں آئے اس چیز کا مستقبل کی تاریخ اسلام پر بہت گہرا اثر پڑا۔

اس وقت اسلامی دنیا دو حریفانہ گروہوں میں تقسیم تھی ایک طرف تو شیعہ ایران، افغانستان اور عراق میں تھے تو دوسری طرف سلطنت عثمانیہ تھی جس میں عراق کا کچھ حصہ، عرب، شام، مصر اور الجیریا کے ممالک شامل تھے۔ سپین اس وقت مسلمان ہاتھوں سے جا چکا تھا۔ بھارت میں تیمور لنگ کی نسل حکومت کر رہی تھی یعنی خاندان مغلیہ۔

1500ء سے لے کر 1700ء تک ہمیں مندرجہ ذیل مطلق العنان حکومتیں دنیا پر چھائی نظر آتی ہیں۔ ہندوستان میں مغل بادشاہ یعنی اکبر اعظم، جہانگیر شاہ جہاں (1666ء) اور اورنگ زیب۔ صفوی بادشاہ ایران میں جیسے شاہ عباسؒ۔ جبکہ سلطان محمد ثانی (فاتح استنبول، وفات 1481ء) سلطان سلیم اول، اور سلیمان اعظم ترکی میں بادشاہ تھے۔ ہندوستان مغلوں کے دور حکومت میں ایک زبردست سیاسی طاقت تھا جبکہ ایران کیلئے یہ خوشحالی کا سنہری دور تھا۔ ترکی میں ترک قوم اس وقت سب سے بڑی سلطنت پر قابض تھی۔

ترکی کے سلطان سلیم اول نے مصر، شام اور حجاز کو فتح کر کے خود کو خلیفۃ المسلمین کا لقب نوازا۔ سلطان سلیمان اعظم جس نے 66 سال تک 1510-66ء تک حکومت کی اس نے بلغراد کے شہر اور پولینڈ کے کچھ حصوں کو اپنے زیر نگیں کر لیا۔ وی آنا کے شہر کو ترکوں نے گھیر لیا جبکہ اس وقت ترکی کے پاس دنیا کا سب سے بڑا بحری جہازوں کا بیڑا تھا۔ ترکش ایمپائر اس وقت جرمنی کے بارڈر سے شروع ہو کر ایران کے بارڈر تک پھیلی ہوئی تھی۔ اگرچہ اس دور میں اسلام میں مرکزیت تو ختم ہو چکی تھی مگر سیاسی طور پر اسلام اس وقت اپنے اوج کمال پر تھا۔ اس زمانہ کے ایک ہم عصر یورپین تاریخ دان نے رقم کیا تھا کہ ماسوا ترکوں کی جنگ ایران کے ساتھ، اس وقت دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو ترک قوم کو یورپ میں ہم لوگوں کو تہس نہس کرنے سے روک سکے۔

(5) 1700ء کے بعد کا دور

ترک قوم نے یورپ پر ایک سو سال یعنی 1800ء تک آہنی گرفت سے حکمرانی کی۔ مگر ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا شیرازہ بکھرنا شروع ہو گیا تھا اور اگلے دو سو سالوں میں ان کی جگہ برطانوی قوم نے لی۔ ادھر ایران صفوی خاندان کے ہاتھوں سے جاتا رہا اور 1727ء میں افغانوں نے پارس کو فتح کر لیا۔ افغان لوگ سنی العقیدہ تھے اور شیعہ ایرانیوں سے ان کو سخت نفرت و عداوت تھی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ سلطان محمود غزنوی (1000ء) کے بعد افغانوں نے خود مختار سیاسی طاقت کی حیثیت سے اپنا اثر و رسوخ دکھایا۔ مگر جلد ہی نادر شاہ نے ان کو ایران سے مار بھگایا۔ وہ خود معمولی عاجز خاندان سے تعلق رکھتا تھا مگر اس نے کسی طریق سے اقتدار حاصل کر لیا اور ایران پر حکومت کی۔ اس کی فتوحات کا دور اتنا ہی خیرہ کن تھا جتنا تیمور لنگ یا نپولین کا تھا۔

تاریخ پارس کو ختم کرتے ہوئے یہ بتاتا چلوں کہ نادر شاہ کے خاندان کے ہاتھوں سے اقتدار جاتا رہا اور قاچار خاندان نے ان کی جگہ لے لی۔ انہوں نے ایران پر 1906ء تک حکومت کی جب وہاں انقلاب برپا ہوا اور ایرانی عوام کو ان کا اپنا آئین دیا گیا۔ رضا شاہ پہلوی نے 1925ء میں اقتدار حاصل کر لیا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں رضا شاہ نے اپنا تاج اپنے فرزند کو 1947ء میں سونپ دیا جو کہ موجودہ شاہ ہے۔ (1947ء کی بات ہے مترجم)

جہاں تک ترکی کی تاریخ کا تعلق ہے اس میں ایک اہم حصہ روس کا بہ حیثیت سیاسی طاقت کے بساط عالم پر ابھرنا ہے۔ ترکی کی جنگیں روس کے ساتھ 1700ء کے قریب شروع ہوئیں۔ شروع شروع میں تو فتح نے ترک قوم کے قدم چومے، 1710ء میں پیٹر دی گریٹ کی فوج کو مکمل طور پر تہس نہس کر دیا گیا مگر 1770ء کے قریب ترک فوج کی قسمت خراب ہونا شروع ہوگئی۔ کریمیا نے ترکی سے 1788ء میں آزادی حاصل کر لی۔ فرانس جو کہ عموماً ترکی کا حلیف ہوتا تھا جب نپولین نے مصر پر 1798ء میں قبضہ کر لیا تو اس نے تعلقات منقطع کر لئے۔ مصر محمد علی کے زیر اقتدار ترکی سے الگ ہو گیا اور نیم مختار ہو گیا۔ اس کے بعد کی مصری تاریخ سے اور برطانیہ نے اس میں کیا رول ادا کیا اس سے آپ بخوبی واقف ہیں مجھے اس کی تفصیل بتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔

قریب قریب اسی دور میں فرانس نے الجیریا کا ملک ترکوں سے چھین لیا۔ یونانیوں نے یورپین اقوام کی مدد سے 1820ء کے لگ بھگ آزادی حاصل کر لی۔ ترکی کی خلافت رفتہ رفتہ اپنی طاقت کھو رہی تھی جب نوجوان ترکوں نے 1910ء میں خلیفہ سے حکومت چھین لی۔ ترکی نے 1914ء کے جنگ عظیم میں جرمنوں کا ساتھ دیا اور اس کے تمام یورپین اور ایشین مقبوضہ علاقے چھین لئے گئے۔ اس جنگ کے بعد عرب ممالک نے بھی ترکی سے آزادی حاصل کر لی۔

مسلم دنیا اور 1947ء کے حالات

یہ مضمون ختم کرنے سے پہلے تمام مسلمان ممالک کی تاریخ کا خلاصہ ان کے قومی نقطہ نظر کے

باقی صفحہ 6 پر ☜

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

نصرت خداوندی کے چند انمول نظارے

ارشاد خداوندی ہے۔ ”تمہارے لئے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اس کے ساتھ تھے، ایک اسوہ حسنہ ہے“۔ (سورۃ الممتحنہ:5)۔ گویا نبی کے علاوہ اس کے نیک ساتھی بھی اسوہ حسنہ پیش کرتے ہیں جس کی تقلید کی ہدایت اسی ارشاد میں مضمر ہے۔ اور یہ اسوہ حسنہ اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلق کا آئینہ دار اور اس کے نتیجہ میں تائید ایزدی کا ضامن۔ گویا نیک لوگوں کی مثالی زندگی دوسروں کے لئے بھی ایک اعلیٰ نمونہ، ایک قابل تقلید مثال، شمع سے شمع جلانے والی بات اور تعلق باللہ کے نتیجہ میں نصرت خداوندی کے بے شمار مظاہر۔ امام وقت نے فرمایا:۔

”خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے“

یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی بے شمار مثالیں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ملتی ہیں لیکن ان کے متبعین پاکباز لوگوں پر بھی انعامات کی بارش ہوئی۔ ان کی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایسے نظارے پیش کرتی ہیں جن سے تاریخ احمدیت جگمگا رہی ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو گاہے بگاہے تاریخ کے یہ روشن باب پیش کئے جاتے رہیں، تا یہ ان کی رہنمائی اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوں۔

تاریخ احمدیت میں کچھ تو ایسے درخشندہ ستارے ہیں جن کی چمک اور روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ مگر کچھ وہ احباب بھی ہیں جن کا ذکر ماضی کی تاریکیوں میں گم ہوتا چلا جا رہا ہے اس لئے ان جگمگاتے ہوئے ستاروں کو ماضی کے دھندلکے میں سے نکالنا ضروری ٹھہرا۔ مگر ان گمنام گوشوں سے پردہ اٹھانے سے قبل کچھ ذکر (بطور تمہید اور تبرک) ان کا بھی ہو جائے۔ ان پاک نفوس کا جن کی نصرت الٰہی کے رنگ ہی نرالے تھے۔ انہیں روشنی تو ملی حضرت مسیح موعود کے دم سے مگر مثالیں قائم کیں ان بزرگوں نے بھی، جن کے نقش قدم پہ چل کر کم شہرت یافتہ بزرگ دوستوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے کیا خوب نظارے دیکھے۔ انعامات سے نوازے گئے اور قابل قدر ورثہ چھوڑ گئے۔

ذرا تصور کیجئے کہ ایک بزرگ اپنے ساتھی کے ساتھ رات کی تاریکی میں ایک گاؤں میں وارد ہوتے ہیں۔ محترم بزرگ کے ساتھی کا جسم بخار سے تپ رہا ہے۔ ایک بیت الذکر میں پناہ تو مل جاتی ہے مگر پاس نہ کچھ کھانے کو نہ پینے کو۔ گاؤں کی اندھیری گلیوں کا چکر لگاتے ہیں۔ گاؤں خاموش، گاؤں والے خواب خرگوش کے مزے لیتے ہوئے نہ کوئی جاننے والا نہ دوست جس کا دروازہ کھٹکھٹایا جا سکے۔ بظاہر ناکام واپس لوٹتے ہیں۔ ساتھی کے متعلق تشویش بڑھ رہی ہے مگر کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ اسے کچھ کھانے کو ہی دیں۔ اس کی تھکن اور بھوک کا کچھ تو تدارک ہو۔ سخت پریشانی۔ ایسے میں اللہ کے حضور جھک جاتے ہیں۔ اپنی بے بسی، اپنی لاچارگی کا اظہار تو اسی دربار میں کیا جا سکتا ہے۔ سر اللہ کے حضور جھک جاتا ہے۔ مجسم دعا بن جاتے ہیں۔ اور پھر نصرت الٰہی جس رنگ میں آتی ہے اس کا انداز بہت ہی پیارا، طریق حیران کن' کہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ رات کے دو بج رہے ہیں، سبھی سو رہے ہیں کہ ایک شخص بیت الذکر میں کنڈی کھٹکھٹاتا ہے۔ کون ہوگا آدھی رات کے وقت؟ کنڈی کھولی جاتی ہے تو یہ بزرگ دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ایک بڑا سا تھال، گرم گرم سالن سے دھواں اٹھتا ہوا، گرم گرم روٹیوں کی سوندھی سوندھی خوشبو اور پھر ایک حلوے کا طشت، بھئی کون ہو تم؟ جواب نہیں ملتا۔ سوچتے ہیں ان اجنبی لوگوں میں کون ہو سکتا ہے اتنا خیال کرنے والا۔ یقیناً یہ خدائی مائدہ ہی ہوگا۔ یقیناً اس خدا نے ہی بھیجا ہوگا جسے ہر ایک کا خیال، جس نے پاک لوگوں کو نصرت کی خوشخبری دے رکھی ہے۔ کون تھے یہ بزرگ؟ یقیناً دوست جان گئے ہوں گے کہ یہ اللہ والے، اس کے محب اور اس کے قربیی حضرت مولانا غلام رسول راجیکی ہیں جنہوں نے اس واقعہ کو کتاب میں درج کرنے کے بعد لکھا ”خدائے ذوالجلال نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں“۔ تو یہ تھی آسمانی مدد مگر کتنی خوبصورت، کتنی حیرت انگیز، کتنی محیر العقول!

تاریخ احمدیت بزرگوں کے ایسے محیر العقول واقعات سے بھری پڑی ہے لیکن تحدیث نعمت کے طور پر ملتان کے ایک بزرگ میاں محمد سعید صاحب کے فقط دو واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

مکرم میاں محمد سعید صاحب آف ملتان سرکار سے اس لحاظ سے تو متعلق رہے کہ گھر داری بھی ضروری اور گھر چلانا بھی لازم ٹھہرا مگر ان کے مدنظر ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ نصیحت رہی۔

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

ایک ہی دھن سمائی رہی۔ ایک ہی جذبہ کارفرما رہا کہ خدمت دین ہو اور جتنی بھی ممکن ہو، کی جا سکے۔ نوجوانی میں بھی خدمت کی اور جب سر کے بالوں میں چاندی چمکنے لگی۔ قویٰ متاثر ہوئے اور جسم بڑھاپے کی طرف مائل مگر خدمت دین کا جذبہ اور بھی جوان۔ انصار اللہ کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور خوب نبھائیں۔ زعیم انصار اللہ بنے اور پھر ناظم اعلیٰ انصار اللہ ملتان کے طور پر خدمات بجا لائے مگر ہمیشہ پیش نظر حضور کی نصیحت رہی۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی تو جانا مگر اس کے بدلے میں کبھی دنیاوی انعام نہ طلب کیا۔ نتیجہ یہ کہ زندگی انتہائی سادگی سے گزری۔ محدود ذرائع آمدنی میں وقت تنگی ترشی میں گزرا۔ پنشن کی منزل آئی تو دنیاوی سہارے مزید کمزور پڑ گئے۔ ذرائع آمد محدود ہوئے مگر یہ خوددار اور متقی انسان اللہ تعالیٰ کے آگے ہی عرض حال کر سکتے تھے۔ بہر حال پھر ایسے بھی ہوا کہ ان محدود ذرائع آمد کے اثرات نمایاں ہوتے گئے۔ ان کی اکلوتی بیٹی سعیدہ بیگم کو اکثر یہ گلہ رہتا کہ گھر میں کھانے کا کوئی معقول انتظام نہیں۔ چولہا کبھی جل رہا ہے تو کبھی اس پہ خاموشی چھائی ہوئی۔ ایسے میں خورونوش کا کیسے معقول انتظام کیا جائے۔ ایک روز بیٹی زیادہ ہی پریشان ہوئیں۔ ابا سے کہنے لگیں ابا جی! آج بچوں کے ناشتہ کے لئے گھر میں کچھ نہیں آپ اتنی جو دعائیں کرتے ہیں، اپنے خدا سے کہیں کہ ناشتے کے لئے ایک روپیہ ہی بھیج دے۔ (یہ اچھے وقتوں کی بات ہے جب ایک روپے میں ڈھیروں چیزیں آ جاتیں) بیٹی نے بڑے جوش میں انگلی اٹھائی اور اپنی بات دہرائی ”بس ایک روپیہ ہی لا دیں“ اور انہوں نے کچھ غصہ، کچھ شکوے سے اپنے ابا کی جانب دیکھا مگر ابھی ان کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ ٹن سے ایک روپیہ گرا۔ چارپائی کے پایہ سے ٹکرایا اور میاں صاحب کے قدموں میں آن رہا۔ ایک ہی روپے کے لئے فہمائش بھی ہوئی اور فرمائش بھی۔ اور اس دینے والے کے رنگ نیارے کہ ان بزرگوں کی مشکل بھی آسان کی اور انعام سے بھی نوازا اور شاید اس حیران کن نصرت الٰہی پہ وہ پکار اٹھے:۔

”رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی لاج“

ایک انعام ملا اور اتنی شان سے کہ سر اس کے حضور جھک گئے۔ واہ مولیٰ! تیرے رنگ نیارے۔ جو مانگا وہ مل گیا۔ مانگا ہی تھا ایک روپیہ مگر ملا کتنی شان سے، کیسے اعلان سے، کتنے زور سے۔ ایک دعا گو بزرگ کی قبولیت دعا کا ایک حیران کن نظارہ۔ نصرت الٰہی کا ایک شاندار مظاہرہ۔

انہی بزرگ کا ایک اور واقعہ بھی سن لیجئے۔ ان کی ایک عمر گزری اللہ تعالیٰ کے در پہ سر جھکاتے ہوئے اور پھر وہ عمر کی ایسی منزل میں پہنچ گئے کہ توانائی تو جواب دے رہی ہے مگر خدمت دین کا جوش برقرار۔ سلسلہ کی خدمت کی خواہش موجزن۔ نقاہت بھی ہے، بڑھتی ہوئی عمر کا سارے بدن پہ اثر بھی۔ ایسے میں ایک شدید بیماری نے انہیں آن لیا۔ بیماری شدید ہوتی چلی گئی۔ آخر ایک روز ڈاکٹر عبدالکریم صاحب اور ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب آف نشتر ہسپتال ملتان سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے مرض کا اندازہ لگایا، باہمی مشورہ ہوا اور پھر انہوں نے پریشانی اور اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے گردنیں نفی میں ہلا دیں۔

میاں صاحب کے رشتہ داروں کو مشورہ دیا گیا کہ اگر وصیت یا جائیداد کے کاغذات مکمل کرنے ہوں یا عزیزوں، رشتہ داروں کو ان سے ملانا ہو یا کوئی اور امر ان کے قابل توجہ ہو تو اس پر عمل جتنی جلد ہو سکے کر لیا جائے۔ عزیزوں کو بات سمجھ میں آ گئی کہ حالات امید افزا نہیں۔ شاید ان دعا گو بزرگ کی دعاؤں سے محروم ہونے کا وقت آ گیا۔ گو ڈاکٹروں نے بات اشارۃً ان کی اکلوتی بیٹی کو کہی اور تسلی دیتے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا مگر میاں صاحب تک بھی پیغام پہنچ گیا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس پہ آپ نے بڑے زور سے جلالی رنگ میں فرمایا! تم میری موت کی بات کر رہے ہو، مجھے اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ میں مزید پانچ سال زندہ رہوں گا۔ اس لئے بچی کو پریشان نہ کریں۔ ڈاکٹر چپ ہو گئے، عزیز خاموش، شاید یہ ان کی خوش فہمی ہوگی یا شاید ایک خواہش کا اظہار ہے۔ مگر وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بتلایا تھا انہیں اس پہ کامل یقین، پوری خود اعتمادی اور پھر سب نے یہ نظارہ بھی دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کا یہ رنگ بھی ملاحظہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی یہ صورت بھی دیکھی کہ اتنی شدید بیماری کے باوجود ڈاکٹروں کی حتمی رائے کے باوجود آپ پانچ سال، ہاں! پورے پانچ سال مزید زندہ رہے اور یہ پانچ سال جماعت کی بھرپور خدمت میں اللہ تعالیٰ کی حمد میں لگا دیئے اور اس طرح آپ کی وہ خواہش، وہ شدید خواہش کہ خدمت دین کا مزید موقعہ ملے، پوری ہوئی۔ اور افراد خاندان نے اپنی آنکھوں سے نصرت خداوندی کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا، انہیں خوشخبریاں دیتا، انہیں انعام سے نوازتا اور کتنے پیارے طریق سے کتنی شان سے کتنے خوبصورت انداز سے۔ یقیناً

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(میاں محمد سعید صاحب کے متعلق یہ دونوں واقعات مجھے محترم کرنل ڈاکٹر نصیر ملک صاحب سے ملے جن کے میاں سعید صاحب نانا ہیں اور یہ میں ان کی اجازت اور ان کے شکریہ کے ساتھ اشاعت کے لئے بھیج رہا ہوں۔)

طالب علم اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

”میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے۔ تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں“۔

(الفضل 12 فروری 1977ء)

بقیہ صفحہ 4

مطابق پیش کرنا چاہوں گا اور ہم انتہائی مشرق سے شروع کرتے ہیں۔

پاکستان...... مسلمان سندھ اور ملتان کے علاقہ میں آٹھویں صدی میں آئے۔ مگر مسلمانوں کی حکمرانی برصغیر ہند میں پورے زور کے ساتھ بارہویں صدی میں شروع ہوئی۔ چار سو سال تک ہندوستان پر مختلف افغان شاہی خاندان حکومت کرتے رہے ان کے بعد 1526ء میں مغلوں نے حکومت شروع کی۔ مغلیہ اقتدار دو سو سال بعد برطانوی قوم کو منتقل ہو گیا جنہوں نے ہندوستان کو 1947ء میں خیر باد کہا اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔

افغانستان...... یہ ملک امیہ اور عباسی سلطنتوں کا حصہ تھا۔ اس نے 1000ء کے لگ بھگ علیحدہ ملک کی حیثیت اختیار کی جب غزنوی (جس کا دارالخلافہ غزنی میں تھا) شاہی خاندان یہاں برسراقتدار تھا۔ اس کے بعد اس کا حال وہی ہوا، اس کی بوقلمونی تاریخ میں جو فارس کا ہوا۔ یہ صرف ایک صوبہ تھا کبھی تو مسلمان ہندوستانی ایمپائر کا اور کبھی ایرانی۔ 1725ء میں تاہم افغانستان آزاد ہو گیا۔ انیسویں صدی میں افغانیوں کا برٹش کے ساتھ تصادم ہوا مگر برٹش افغانستان کو زیرنگیں کرنے کی کوئی صورت نہ پیدا کر سکے۔

پارس یعنی ایران...... پارس امیہ اور عباسی مملکتوں کا حصہ تھا۔ گیارہویں صدی اور بارہویں صدی میں یہ سلجوق حکمرانوں کے زیرنگیں تھا۔ قریب ایک سو سال تک منگول شہزادے اس پر حکومت کرتے رہے اور پھر 1350ء سے لیکر 1500ء تک سلطان تیمور لنگ اور اس کی نسل کے لوگ اس پر حکمرانی کرتے رہے۔ 1500ء سے لے کر 1700ء تک صفوی یہاں حکمران رہے جس کے بعد قاچار خاندانوں نے اقتدار حاصل کر لیا۔

سینٹرل ایشیا...... ٹرانس سیکسو نیا کا حصہ ایران کے قبضہ میں اٹھارہویں صدی تک رہا جب روسیوں نے رفتہ رفتہ جنوب کی طرف پھیلنا شروع کیا۔ انیسویں صدی میں انہوں نے بخارا اور سمرقند کو فتح کر لیا۔

عراق اور شام: شام (بشمول فلسطین کے جو تمام تاریخ اسلام میں شام کا اٹوٹ حصہ رہا) اور عرب کے ممالک کا حال ایران جیسا 1500ء تک رہا۔ اس کے بعد وہ عثمانی سلطنت کا حصہ بن گئے۔ 1914ء کی پہلی جنگ عظیم کے دوران یہ قومیں آزاد ہو گئیں۔ جنگ کے بعد برطانیہ نے عراق کو آزادی دینے کا جو وعدہ کیا تھا اس سے منہ موڑ لیا۔ شام کا ملک فرانس کو دے دیا گیا۔ عراق اور اردن کو برطانیہ کے زیرنگرانی کر دیا گیا۔ 1939ء میں شروع ہونے والی جنگ عظیم دوم کے بعد شام اور اردن نے آزادی حاصل کر لی۔

ترکی...... عباسی حکمرانوں نے سب سے پہلے اس ملک کو اسلام کیلئے فتح کیا۔ عثمانی ترکوں نے اس پر 1288ء میں حکمرانی شروع کی۔ استنبول پر سلطان محمد ثانی نے 1453ء میں قبضہ کیا۔ ایک زمانہ میں ترکی بین الاقوامی طاقت (سپر پاور) بن گیا تھا مگر انیسویں صدی میں اس پر زوال شروع ہو گیا۔ 1914ء کی جنگ میں ترکی جب جرمنی کا حلیف بنا تو یہ اپنے تمام مقبوضہ علاقوں سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

مصر...... اموی خاندان نے مصر پر 750ء تک حکومت کی۔ پھر فاطمی خاندان نے 1170ء تک پھر مملوک خاندان نے 1500ء تک جب سلطان سلیم نے اسے فتح کر کے سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنا دیا۔ اس نے آزادی انیسویں صدی میں حاصل کی مگر پھر برطانیہ نے قبضہ کر لیا اور حال ہی میں اسے دوبارہ آزادی ملی ہے۔

سپین...... اس ملک پر مسلمانوں نے 710ء میں قبضہ کیا اور اس کے حکمران بنو امیہ شاہی خاندان کے لوگ تھے۔ اس ملک نے بنو عباس کی حکمرانی قبول نہ کی۔ مسلمانوں کی حکومت یہاں 1400ء کے لگ بھگ ختم ہو گئی۔ یا تو مسلمانوں کو یہاں سے جلاوطن کر دیا گیا یا پھر وہ دوبارہ عیسائی بن گئے۔

(بشکریہ۔ ریویو آف ریلیجنز لندن اگست 2003ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37199 میں محمد افضل ولد چوہدری محمد صدیق قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 295 گ۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم مکان رقبہ 10 مرلے واقع چک نمبر 295 گ۔ب کا 1/4 حصہ مالیتی -/375000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ ایک ایکڑ واقع چک نمبر 295 گ۔ب کا 1/4 حصہ مالیتی -/56000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10250 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد افضل ولد چوہدری محمد صدیق چک نمبر 295 گ۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد گل ولد غلام علی چک نمبر 287 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عطاء الرحمان محمود ولد چوہدری محمد طفیل دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر 37200 میں شمیم اختر زوجہ محمد افضل قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 295 گ۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/72000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شمیم اختر زوجہ محمد افضل چک نمبر 295 گ۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد گل ولد غلام علی چک نمبر 287 ج۔ب گواہ شد نمبر 2 چوہدری عطاء الرحمن محمود ولد چوہدری محمد طفیل دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر 37201 میں وسیمہ قدسیہ زوجہ مظفر احمد اختر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 366W.B ضلع لودھراں بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 25 تولے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/35000 روپے۔ 3۔ ایک عدد گائے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ وسیمہ قدسیہ زوجہ مظفر احمد اختر 366WB لودھراں گواہ شد نمبر 1 منیر احمد ولد عبدالرحیم وصیت نمبر 24305 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد مبشر ولد محمد اسماعیل اسلم وصیت نمبر 27303

مسل نمبر 37202 میں جشید مبارک ابن چوہدری مبارک احمد قوم گجر پیشہ طالب علمی ڈاکٹری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ کالج روڈ گلشن کالونی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جشید مبارک ابن مبارک احمد ڈسکہ کوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف ولد حضرت میاں اللہ دتہ مرحوم ڈسکہ کوٹ گواہ شد نمبر 2 چوہدری مبارک احمد ولد فضل داد ڈسکہ کوٹ

مسل نمبر 37203 میں زینب انوار زوجہ سردار انوارالغنی قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/H ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 135 تولے مالیتی -/1072100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ زینب انوار زوجہ سردار انوارالغنی 15/H ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 سردار عبدالسمیع ولد سردار احسان علی ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 سردار انوارالغنی ولد سردار عبدالسمیع ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37204 میں سردار محمود الغنی ولد سردار عبدالسمیع قوم راجپوت پیشہ کاروبار زمینداری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/H ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی

ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 19 / ایکڑ واقع موضع گھونڈ لاہور -/5700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/158700 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سردار محمود الغنی ولد سردار عبدالسمیع ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 سردار عبدالسمیع ولد سردار احسان علی ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 سردار انوار الغنی ولد سردار عبدالسمیع ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37205 میں سردار نسیم الغنی ولد سردار عبدالسمیع قوم راجپوت پیشہ کاروبار رزمیندار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 19 / ایکڑ واقع موضع گھونڈ لاہور -/5700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/158700 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/300000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سردار نسیم الغنی ولد سردار عبدالسمیع ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 سردار عبدالسمیع ولد سردار احسان علی ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 سردار انوار الغنی ولد سردار عبدالسمیع ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37206 میں لبنیٰ نسیم زوجہ سردار نسیم الغنی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/150000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 110 تولے مالیتی -/870000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ لبنیٰ نسیم زوجہ سردار نسیم الغنی ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 سردار عبدالسمیع ولد احسان علی ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 سردار انوار الغنی ولد عبدالسمیع ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37207 میں منور احمد ولد منیر احمد قوم جٹ پیشہ فارغ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غازی آباد ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد ولد منیر احمد غازی آباد لاہور گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق شاد ولد دین محمد مرحوم گلشن پارک لاہور وصیت نمبر 22524 گواہ شد نمبر 2 منیر احمد والد موصی وصیت نمبر 23633

مسل نمبر 37208 میں محمد شعیب اسد ولد عبدالستار مرحوم قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغل پورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد شعیب اسد ولد عبدالستار مغل پورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق شاد وصیت نمبر 22524 گواہ شد نمبر 2 منیر احمد وصیت نمبر 23633

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم پروفیسر فاروق احمد جنجوعہ صاحب سیکرٹری تعلیم ضلع ملتان لکھتے ہیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر درثمین جنجوعہ صاحبہ نے FCPS (گائنی) کا امتحان پاس کیا ہے، گزشتہ سال انہوں نے MCPS کا امتحان پاس کیا تھا عزیزہ خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت کے خدمت خلق کے کاموں میں بھی بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی جماعت کے لئے اور اہل خانہ کے لئے باعث برکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم مرزا فاروق بیگ صاحب ابن مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب چک نمبر EB/165 محمد نگر عارف والا کے دل کا آپریشن لاہور کے مقامی ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جلد سے جلد شفا دے۔

اعلان دار القضاء

محترم کرنل بشارت احمد اعجاز صاحب بابت ترکہ محترم چوہدری احمد دین صاحب

محترم کرنل بشارت احمد اعجاز صاحب سی ایم ایچ لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والدین محترم چوہدری احمد دین صاحب (والد) اور محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ (والدہ) بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں قطعہ نمبر 4 3 / 5 1 محلّہ (فیکٹری ایریا)، دار الرحمت برقبہ دس مرلے والد محترم چوہدری احمد دین صاحب کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترم بشارت احمد صاحب اعجاز (بیٹا)
3۔ محترم سلیم احمد صاحب (بیٹا)
4۔ محترم نعیم احمد صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ مسرت جبین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر قضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

ولادت

مکرم محمد ارشد خاں صاحب خوشنویس، کارکن نظارت اشاعت ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی مکرمہ رشیدہ طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم مہر عرفان احمد صاحب آف او سی ایس (OCS) کراچی کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 9 / اگست 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عدنان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ مکرم مہر سلطان احمد صاحب کا پوتا اور مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس مرحوم کاتب روحانی خزائن کی نسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد طارق سہیل صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل ضلع گوجرانوالہ دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے چندہ الفضل بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوایا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ صفحہ 1

تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناظم اعلیٰ صنعتی نمائش نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا نمائش میں ان سات شعبہ جات کے تحت اشیاء رکھی گئیں، کمپیوٹر، دستکاری، الیکٹرونکس، ماڈلز پینٹنگ و خطاطی وکیلی گرافی، فوٹو گرافی اور متفرق۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال 32۔ اضلاع کے 320 خدام اس نمائش میں شامل ہوئے تھے۔ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ امسال مجموعی طور پر ضلع کراچی اول رہا۔ اختتامی خطاب میں محترم مہمان خصوصی نے ہاتھ سے کام کرنے اور کاروبار کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا صنعتی نمائش کا مقصد صرف یہ نہیں ہوتا کہ خدام نمائندگی کریں بلکہ ایک یہ بھی مقصد ہے کہ دیگر خدام میں ہاتھ سے چیزیں بنانے کا شوق اجاگر ہو اور ایسی صلاحیت پیدا ہو جس سے وہ ملک وقوم کی خدمت کر سکیں دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد نماز عشاء ادا کی گئی اور مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ: ایم ۔ حق)

جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا پروگرام

جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ مورخہ 20 تا 22۔ اگست 2004ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن اس موقع پر جلسہ سالانہ جرمنی کے Live پروگرام ٹیلی کاسٹ کرے گا۔ ان کے علاوہ بعض دیگر ریکارڈنگز بھی نشر کی جائیں گی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

جمعۃ المبارک 20۔ اگست 2004ء

3:00 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کی تیاری
3:45 بجے سہ پہر	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتظامات جلسہ کا معائنہ
4:30 بجے سہ پہر	Live نشریات کا آغاز۔ انٹرویوز اور پرچم کشائی
5:00 بجے سہ پہر	خطبہ جمعہ (Live)
6:00 بجے سہ پہر	اعلانات۔ جلسہ سالانہ کی تاریخ (ڈاکومنٹری)
6:40 بجے شام	مہمانوں کی فرینکفرٹ اور بیت السبوح میں آمد (ڈاکومنٹری)
7:00 بجے رات	خطبہ جمعہ (دوبارہ)
7:55 بجے رات	Live نشریات کا آغاز
8:00 بجے رات	تلاوت، نظم
8:20 بجے رات	تقریر مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی
9:00 بجے رات	تقریر۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا
9:40 بجے رات	نظم
9:50 بجے رات	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات
10:20 بجے رات	سارے دن کی جھلکیاں۔ اعلانات

ہفتہ 21۔ اگست 2004ء

3:00 بجے سہ پہر	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا مستورات سے خطاب (Live)
4:45 بجے سہ پہر	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی 2004ء (ریکارڈنگ)
5:45 بجے سہ پہر	100 بیوت الذکر کے بارے میں ڈاکومنٹری
6:15 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات (Live)
8:50 بجے رات	جرمنی سے Live نشریات
9:00 بجے رات	تقریر۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب
9:40 بجے رات	نظم
9:50 بجے رات	تقریر۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی
10:30 بجے رات	سارے دن کے پروگراموں کی جھلکیاں

اتوار 22۔ اگست 2004ء

4:30 بجے سہ پہر	تلاوت۔ نظم
4:50 بجے سہ پہر	تقریر۔ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ
5:30 بجے سہ پہر	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات
6:00 بجے سہ پہر	جلسہ پر آنے والے مہمانان سے انٹرویوز
6:45 بجے شام	جلسہ سالانہ کے بارے میں تاثرات (Live)
7:00 بجے شام	تلاوت۔ نظم
7:20 بجے شام	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

خبریں

شوکت عزیز دونوں حلقوں سے کامیاب

قومی اسمبلی کے حلقہ 59 اٹک 111 اور 229 تھرمیں ضمنی انتخابات کے غیر سرکاری اور حتمی نتائج کے مطابق وزیر خزانہ اور حکمران مسلم لیگ کے امیدوار شوکت عزیز بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ اٹک میں ان کا مقابلہ اے آر ڈی کے امیدوار ڈاکٹر سکندر حیات جبکہ تھر پارکر میں پیپلز پارٹی کے امیدوار ڈاکٹر مہیش ملانی سے تھا۔ اٹک میں 173 پولنگ سٹیشنوں کے غیر سرکاری نتائج کے مطابق شوکت عزیز کو 50446 ووٹ ملے جبکہ ان کے حریف 21606 ووٹ حاصل کر سکے۔ اسی طرح تھر پارکر میں 90 پولنگ سٹیشنوں کے غیر حتمی نتائج کے مطابق شوکت عزیز کو 59620 اور پیپلز پارٹی کے امیدوار کو 5686 ووٹ ملے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔ اگست 2004ء

طلوع فجر	4:06
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:12
وقت عصر	4:50
غروب آفتاب	6:50
وقت عشاء	8:16

پولیس حراست میں قاری ہلاک

القاعدہ کے شبہ میں گرفتار فیصل آباد کے دینی مدرسہ کے مہتمم قاری نور محمد پولیس حراست میں ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے گزشتہ ہفتے انہیں لاہور اسلام آباد آتے ہوئے اہلکاروں کے ہمراہ کمانڈو ایکشن کرتے ہوئے رات ڈیڑھ بجے گرفتار کیا تھا۔ بدھ کی شام ان کی نعش ہسپتال پہنچا دی گئی۔ ورثاء نے نعش وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود ☎ 04524-215231

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213648 رہائش 211649

اعلان داخلہ
کنڈرگارٹن ہاؤس (9/5 دارالبرکات ربوہ) میں 22۔ اگست سے پلے گروپ۔ جونیئر نرسری اور سینئر نرسری کی کلاسز میں داخلہ شروع ہو رہا ہے۔ اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کیلئے مکمل اعتماد کے ساتھ رابطہ فرمائیں۔
(پرنسپل) ☎ 212745-211227

سی پی ایل نمبر 29

حب مفید اطفال
چھوٹی -/50 روپے بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ 04524-212434 Fax:213966

Call Tuch
A Payphone Service
خوشخبری 2:30 روپے فی یونٹ والا پی سی او
ربوہ سمیت پنجاب بھر میں 2:30 روپے فی یونٹ میں پی سی او لگوائیں اور منافع بخش کاروبار کا آغاز کریں
کال ٹچ (ستارا انٹرپرائیزز)
آفس نمبر 1 فرسٹ فلور مدینہ سنٹر سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد فون: 041-543474

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کیے جاتے ہیں
گولبازار۔ ربوہ فون: 04524-213160

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، قم کاشان، کشمیری، مختلف ڈیزائن کے کشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com